کیا بڑے جانور (گائے، اونٹ) سے عقیقہ کرسکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر: GRW-221

تاریخ: 28-10-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بڑے جانور مثلاً: گائے، اونٹ سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ زید ایک بدمذہب شخص ہے جو کہ یہ کہتا ہے کہ بڑے جانور سے عقیقہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ کسی ضعیف حدیث سے بھی بڑے جانور کو عقیقے کے طور پر کرنا ثابت نہیں اور نہ ہی کسی صحابی نے بڑے جانور کو عقیقے میں ذبح کیا ہے۔ برائے مہربانی اس پر کوئی حدیث ہے تو بیان فرما دیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

گائے، اونٹ وغیرہ قابلِ قربانی جانور عقیقے میں ذبح کیا جا سکتا ہے اور اس میں بھی قربانی کی طرح عقیقے کے سات حصے ہو سکتے ہیں۔ زید کا یہ کہنا کہ بڑا جانور عقیقے میں کرنا کسی ضعیف حدیث و صحابی کے عمل سے ثابت نہیں، اس کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے، یہاں حدیث اور صحابی کا عمل پیش کیا جا رہا ہے، زید کو چاہیے کہ اس سے اپنی جہالت دور کر کے علم میں اضافہ کر لے تاکہ آئندہ اپنی جہالت سے غلط مسئلہ بتانے کے گناہ اور حدیث کے انکار کے گناہ کا مرتکب نہ ہو۔

بڑے جانور سے عقیقہ درست ہونے پر حدیث: سند حسن کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اونٹ یا گائے یا بکری سے عقیقہ کرے۔ اس حدیث کو بڑے بڑے ائمہ (مثلاً ابو بکر احمد بن عبد الرحمن شیرازی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی اور ابو نصر احمد بن علی جصاص) کے استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصفہانی المعروف ابو الشیخ اصفہانی متوفی 369ھ نے اپنی کتاب ”کتاب الضحایا و العقیقہ“ میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس بات کو امام نور الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر ہیثمی اور امام شہاب الدین احمد بن علی، ابن حجر عسقلانی کے استاذ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین عراقی متوفی 806ھ نے اپنی کتاب ”طرح التثریب فی شرح التقریب“ میں ذکر کیا ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”روى ۔۔۔ أبو الشيخ بن حيان في الأضاحي بسند حسن عن أنس قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: ”من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم“ ترجمہ: ابو الشیخ بن حیان نے اضاحی میں سند حسن کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، تو وہ اس کا عقیقہ اونٹ یا گائے یا بکری سے کرے۔

(طرح التثریب فی شرح التقریب، جلد 5، صفحہ 209، دار إحیاء التراث العربی)

بڑے جانور سے عقیقہ کرنے پر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل: ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بغدادی قرشی المعروف ابن ابی الدنیا متوفی 281ھ اپنی کتاب النفقۃ علی العیال میں اور ابو القاسم سلیمان بن احمد شامی، طبرانی متوفی 360ھ اپنی کتاب المعجم الکبیر میں روایت کرتے ہیں۔ والنظم ھذا للطبرانی: ”حدثنا أبو مسلم،

حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا هشام، حدثنا قتادة:" أن أنس بن مالک کان یعق عن بنیه الجزور" ترجمہ: حضرت انس بن مالک اپنے بچوں کی طرف سے اونٹ کے ساتھ عقیقہ کیا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر، جلد1، صفحہ244، مطبوعہ قاھرہ)

امام نور الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر ہیثمی متوفی 807ھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل مبارک کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:" رواه الطبراني في الكبير، ورجاله رجال الصحيح." یعنی اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ (مجمع الزوائد، جلد4، صفحہ59، مکتبۃ القدسی، قاھرہ)

بڑے جانور سے عقیقے کا درست ہونا دین کا ایسا واضح مسئلہ ہے، جس میں احناف، شوافع اور حنابلہ کا اتفاق ہے اور یہی مالکیہ کا ارجح قول ہے، موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:" يجزئ في العقيقة الجنس الذي يجزئ في الأضحية، وهو الأنعام من إبل وبقر وغنم، ولا يجزئ غيرها، وهذا متفق عليه بين الحنفية، والشافعية والحنابلة، وهو أرجح القولين عند المالكية" ترجمہ: جس جنس کے جانور قربانی میں کافی ہیں وہ عقیقے میں بھی کفایت کر جائیں گے اور وہ چوپائے ہیں، یعنی اونٹ، گائے اور بکری، اس کے علاوہ کوئی جانور کافی نہیں ہے۔ یہ احناف، شافعیہ اور حنابلہ کا متفق علیہ مذہب ہے اور مالکیہ کے نزدیک دو قولوں میں سے ارجح یہی ہے۔

(موسوعہ فقھیہ کویتیہ، جلد30، صفحہ279، دار الصفوہ، مصر)

تنبیہ: بعض لوگ بڑے جانور سے عقیقہ کی ممانعت پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا اس کا عقیقہ اونٹ سے کرلیں؟ تو آپ نے فرمایا: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) لیکن اسی سے کریں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ہم مثل بکریاں۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:" حدثنا عبد الجبار بن ورد، قال: سمعت ابن أبي مليكة يقول: نفس لعبد الرحمن بن أبي بكر غلام فقيل لعائشة رضي الله عنها: يا أم المؤمنين عقي عليه، أو قال: عنه جزورا، فقالت: معاذ الله ولكن ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "شاتان مكافأتان." (سنن کبری للبیھقی، جلد9، صفحہ507، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس روایت کو ذکر کرکے بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھیں حضرت عائشہ نے اونٹ کے عقیقہ پر معاذ اللہ کے الفاظ کہے ہیں، جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو معاذ اللہ کہا ہے، وہ محض مستحب وافضل کی نفی کرنے کے لیے کہا ہے، اونٹ کے عقیقہ کے ناجائز وناکافی ہونے کی وجہ سے نہیں کہا، جیسا کہ ابو عبد اللہ حسین بن حسن جرجانی شافعی متوفی 403ھ نے اس حدیث کا یہی معنی ومحمل بیان کیا ہے، چنانچہ آپ اونٹ سے عقیقہ کے مسئلہ کو ذکر کرتے ہوئے حدیث عائشہ جس میں معاذ اللہ کے الفاظ ہیں اور اوپر ہماری مستدل روایت کی مثل ایک اور روایت کہ جس میں گائے اور اونٹ سے عقیقہ کرنے کا حکم ہے، دونوں کو ذکر کرنے کے بعد دونوں کا محمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" ليس فيه استحباب البدن بل الغنم. وإنما فيه إنها تجزي، ولسنا ننكر ذلك. والمعنى في أن الإبل لا تستحب من هذا النسك على الغنم" ترجمہ: اس میں بکری کی بجائے اونٹ کے مستحب ہونے کی دلیل نہیں، صرف اتنی

بات ہے کہ اونٹ عقیقہ میں کفایت کر جائے گا اور ہم اس کے منکر نہیں ہیں اور معنی یہ ہے کہ اس (یعنی عقیقہ والی) قربانی میں اونٹ بکری کی نسبت مستحب نہیں ہے۔ (المنهاج في شعب الإيمان، جلد3، صفحہ285، دار الفکر)

بلکہ اس کی صراحت تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اپنے فرمان میں بھی موجود ہے کہ اسی واقعہ سے متعلق ایک دوسری روایت جو سنن کبری کی روایت سے زیادہ تفصیلی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے، اس میں اونٹ سے عقیقہ کے سوال کے جواب میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معاذ اللہ کہنا نہیں، بلکہ صرف یہ کہنا منقول ہے کہ "نہیں بلکہ افضل، سنت لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں۔" چنانچہ امام حاکم اپنی مستدرک میں سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں (علامہ ذہبی نے بھی اس کی صحت کو برقرار رکھا ہے۔): عن أم كرز، وأبي كرز، قالا: نذرت امرأة من آل عبد الرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبد الرحمن نحرنا جزورا، فقالت عائشة رضي الله عنها: "لا بل السنة أفضل عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة"۔۔۔ هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه۔التعليق من تلخيص الذهبي۔ صحيح" ترجمہ: ام کرز اور ابو کرز دونوں سے روایت ہے، دونوں کہتے ہیں کہ آل عبد الرحمن بن ابو بکر میں سے ایک عورت نے یہ نذر مانی کہ اگر عبد الرحمن کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ہم ایک اونٹ نحر کریں گے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نہیں بلکہ سنت، افضل لڑکے کی طرف سے ہم مثل دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

(مستدرک للحاکم، جلد4، صفحہ266، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

21 ربیع الاول 1443ھ/28 اکتوبر 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے